© rasailojaraid.com

وحدیث کے الفاظ واصطلاحات متعین ہیں، اسی طرح ان کے معانی بھی متعین ہیں۔ احکامِ الٰہی کو اجماعِ امت سے ہٹ کر اپنی ناقص عقل کی سان پر چڑھا کر سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش ماسوا گمراہی کے اور کچھ نہیں۔ جناب جاوید احمد غامدی اپنے خیالات وافکار اور اجماعِ امت کے مقابل اپنے بعض تفردات کے حوالے سے ایک متنازعہ ترین شخصیت ہیں۔

ممتاز محقق اور عالم دین مولانا زاہد الراشدی نے جناب جاوید احمد غامدی کے افکار وخیالات اور تفردات پر نقد کیا اور اُن کے حلقۂ فکر سے وابستہ حضرات معز امجد، خورشید ندیم اور ڈاکٹر فاروق خان کے ساتھ تحریری مکالمہ میں جناب غامدی کے خیالات کو اجماعِ امت سے متصادم قرار دیا۔ مولانا راشدی کے بقول:

> ''غامدی صاحب نے دین کی بنیادی اصطلاحات کی تشکیل نو کی ہے۔ اصطلاحات کے الفاظ کو برقرار رکھتے ہوئے ان کے مفہوم ومصداق کے حوالے سے نیا تانا بانا بُنا جو اجتہاد اور تجدید کے قدیمی اور روایتی مفہوم کی بجائے تشکیل نو کے زمرے میں آتا ہے۔ ہمارا اُن سے اصولی اختلاف یہی ہے...... ایسی کوششوں کا عملی نتیجہ گمراہی کا ماحول پیدا کرنے کے سوا کچھ برآمد نہیں ہوگا۔''

مولانا زاہد الراشدی نے جناب غامدی کے خیالات کا جائزہ لیتے ہوئے پاکستان کی عملی سیاست میں علماء کا کردار، علماء کا آزادانہ فتویٰ دینے کا حق، جہاد کے لیے حکومت واقتدار کی شرط، زکوٰۃ کے علاوہ ٹیکس لگانے کا جواز، حدود آرڈیننس، قرآن فہمی میں حدیث نبوی کی اہمیت، اسلام میں پردے کے احکام، پارلیمنٹ، اجتہاد اور وفاقی شرعی عدالت جیسے اہم عنوانات پر قلم اٹھایا ہے اور غامدی مکتبۂ فکر کے خیالات کو بھی شامل کتاب کیا ہے۔ یہ دورِ حاضر کی ایک اہم ضرورت تھی جسے مولانا زاہد الراشدی نے دلائل وبراہین کی قوت سے پورا کیا ہے۔

- **فکرِ غامدی۔ ایک تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ**　　مرتبین: حافظ محمد زبیر/ حافظ طاہر اسلام عسکری

ضخامت: ۱۲۸ صفحات:　قیمت: ۷۰ روپے　　ناشر: مکتبہ خدام القرآن ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

یہ کتاب جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی تنظیم انجمن خدام القرآن کے شعبہ تحقیق اسلامی سے منسلک محققین جناب حافظ محمد زبیر اور حافظ طاہر اسلام عسکری کی مرتبہ ہے۔ جس میں مولانا زاہد الراشدی مدظلہ کے ماہنامہ ''الشریعہ'' میں جناب جاوید احمد غامدی کے فکری تفردات اور علمی مغالطوں کے حوالے سے شائع ہونے والے مضامین کو نئی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے۔ جناب جاوید احمد غامدی موجودہ دین بیزار، سیکولر اور نام نہاد روشن خیال حکومت کے ترجمان کی حیثیت سے ٹیلی ویژن کی سکرین پر جلوہ افروز ہیں۔ اُن کے تجدد پسندانہ افکار نئی نسل میں اسلام کے بنیادی اصولوں اور عقائد سے انحراف وبرگشتگی کا سبب بن رہے ہیں۔ غامدی صاحب کا تصورِ فطرت، تصورِ سنت اور تصورِ کتاب، ان تینوں عنوانات پر اُن کے افکار ونظریات کا اُنھی کے قائم کردہ اصولوں کی روشنی میں نقد کیا گیا ہے۔ کتاب اپنے عنوان، مواد اور اسلوب کے لحاظ سے ایک بہترین علمی کاوش اور روشن خیالی کے دجالی جال میں پھنسے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کی بہترین کاوش ہے۔

☆☆☆

© rasailojaraid.com